کے بعد ہی لڑکے کی بیوی قرار دینا چاہیئے ۔ یہ بات بلاشبہ درست ہے کہ عذر شرعی کے بغیر منگنی کو توڑ دینا جائز نہیں ہے ۔ لیکن یہ صرف وعدے کی خلاف ورزی ہے ۔ اسے نکاح توڑ دینے کا ہم معنی نہ سمجھنا چاہیئے ۔ محض منگنی ہونے سے کوئی عورت کسی مرد کی بیوی نہیں بن جاتی ۔ یہ غلط فہمی صرف اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ منگنی کے وقت بھی نکاح کی طرح ایجاب و قبول کیا جاتا ہے ۔ اس طریقے کو اگر بند کر دیا جائے اور "شادی" (یعنی نکاح) کے وقت ہی خطبۂ نکاح اور ایجاب و قبول ہوا کرے تو لڑائی جھگڑے کی نوبت پیش نہ آئے گی ۔

(بقیہ روداد ابتلاء : احمد رائف مصری)

ٹل گئے تھے ــــــ گویا ان روز ہائے سیاہ میں زمانے کی رفتار ختم ہو چکی تھی !!

تفتیشی بیرک کے اندر میں تین روز پڑا رہا ۔ کبھی میں تعذیب کا نشانہ بنا دیا جاتا اور کبھی مجھے فراموش کر بیٹھتے ۔ وہ جب مجھے بھول جاتے تو میں اس وقت بیرک کے فرش پہ ننگ دھڑنگ بیٹھا ہوتا ۔ یقین جانیے ، مادر زاد ننگا ۔ (باقی)

تصحیح اغلاط

تفہیم القرآن جلد چہارم میں حسب ذیل تین مقامات کی تصحیح کر لی جائے :-

ــــ صفحہ ۲۳۶ ، حاشیہ کی پہلی سطر میں تنتلقاھم کے بجائے یتلقاھم لکھا جائے

ــــ صفحہ ۲۴۷ سطر ۳ ۔ نہ مانیں گے کے اُوپر حاشیے کا نمبر ۴۸ درج کر لیا جائے ۔

ــــ اسی صفحہ کی سطر ۶ میں سورۂ سبا کے بجائے سورۃ السجدہ لکھا جائے ۔

© rasailojaraid.com